راہ فرار

از: فردین احمد خان رضوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک بڑا ہی فریبی نسخہ ایجاد کیا ہے کچھ لوگوں نے۔ ہاں! کچھ ایسے بھی لوگ ہیں جو خالص امت کا درد رکھتے ہیں اور ہر طریقے کے اختلاف کو ختم کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ ایک دلچسپ بات یہ ہے آیا ان لوگوں نے حدیثِ افتراقِ امت پڑھی ہے یا نہیں؟ خیر کوئی بات نہیں ویسے بھی انہیں حدیث سے کوئی واسطہ نہیں ان کے اکابر کا قول ان کے لئے کافی ہے۔ اب تک شائد آپ کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ میں کس گروہ کی بات کر رہا ہوں۔ ارے وہی دعوت و تبلیغ کے علمبردار وہی توحید کے ٹھیکے دار حضرات۔ اب سب کا نام کیا لینا آپ سمجھ دار ہیں سمجھ جائیں۔ بات چل رہی تھی اس نسخہ کی۔ اصل میں بات یہ ہے کہ یہ نام نہاد دیانت دار لوگ کسی کو برا نہیں کہتے اور ہر آتے جاتے شخص کو یہ دعوت دیتے ہیں کہ سب ایک ہو جاؤ فرقوں میں مت بٹو۔ ہم نے انکی یہ بات بڑی غور سے سنی اور یہ نتیجہ نکالا ہے کہ ہم اتحاد کر لیں گے! گھبرایئے نہیں مجھے صلحِ کل سے کوئی شغل نہیں بات یہ ہے کہ اتحاد کی کچھ شرطیں ہوں گی جو مجھے یقین ہے کہ ہمارے مخلص حضرات ضرور مانیں گے۔ وہ اتحاد کے لئے اتنا کوشاں جو ٹھہرے۔ وہ چند شرطیں درج ذیل ہیں۔

۱)۔ ہم سب اتحاد کریں گے علامہ فضلِ حق خیر ابادی کے فتوے پر جو انہوں نے جناب

شاہ اسماعیل کے بارے میں دیا ہے۔

۲) ہم سب اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے علامہ فضل الرسول بدایونی کی کتاب سیفُ الجبار کی تصدیق کریں گے۔

۳) اور ہم سب ایک بنیں گے اور نیک بنیں گے علامہ غلام دستگیر قصوری صاحب کی تقدیسُ الوکیل عن توھین الرشد و الخلیل کی تصدیق کر کے۔

اب مجھے پورا یقین ہے کہ ہمارے قارئین سوچ رہے ہوں گے کہ اکابرِ ٹھیکے دارانِ توحید کی تکفیر ہو اور امام احمد رضا کا ذکر نہ ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ اصل بات تو یہی ہے کہ وہ یہ تاثر دینا چاہتے ہیں کہ اکیلے ایک احمد رضا کے پیٹ میں درد اٹھا ہمیں کافر کہنے کا۔ ورنہ ہم تو مقبولِ عرب و عجم تھے۔ خیر اب تک تو آپ کی سمجھ میں آ گیا ہو گا۔ نہیں آیا؟ ہم سمجھاتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ سب سے پہلے ان لوگوں کے خلاف اعلی حضرت نہیں بولے! بلکہ ان سے بھی کئی سال پہلے علامہ فضلِ حق خیر ابادی نے ان کے مقتدا و پیشوا اسماعیل دہلوی کی گرفت فرمائی اور اپنی تصنیف ''تحقیق الفتوی'' میں اسکے کفریات کو واضح کیا۔

''ارے یہ آپ نے کیا کہہ دیا صاحب! ابھی تو اتحاد کی بات کر رہے تھے اب یہ حرکت! کیا آپ نہیں جانتے کہ کسی کافر کو بھی کافر نہیں کہنا چاہیے؟۔'' اگر یہ بات مان لی جائے کہ کسی کافر کو بھی کافر نہیں کہنا چاہئے اور دلیل یہ کہ نا معلوم کب وہ ایمان لے آئے، تو پھر ہم کسی مسلمان کو مسلمان بھی نہیں کہہ سکتے نا معلوم کب وہ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے

اور اسی قائدے کو مانے تو ہم ان اہلِ دار العلوم کو آدمی بھی نہیں کہہ سکتے، اللہ اس پر قادر ہے کہ کل سب کس کس سب عورت بن کر اٹھیں۔ نیز ہم کسی کو کچھ بھی نہیں کہہ سکتے، کس کو پتا کب کیا ہو جائے، اس طریقے سے زندگی کو دو شوار کر لیا جائے اور جسے جو کہنا ہے کہنے دیا جائے۔ لیکن میں بتادوں کہ ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ اسلام نے ایسا کوئی تصور نہیں دیا بلکہ اسلام نے تو مسلمان کو مسلمان اور کافر کو کافر کہنے کا حکم دیا ہے۔ دیکھو سورۃ کافرون:

قل یایھا الکفرون

پتا چلا کہ کافر کو کافر کہنا یہ خود ہمارے رب کا فرمان ہے۔

خیر اگر آپ ان علما سے راضی نہیں ہیں اور یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہ تو چند علمائے ہند ہیں اور ہم مقبولِ عرب و عجم۔ اور اگر آپ ان علما کی نہیں سنتے تو فتاوی حسام الحرمین میں جن مفتیانِ عرب نے جو حکم لگائے ہیں وہ مان لیں۔ اب یہ شکایت نہ ہو کہ وہ علما بھی بریلوی تھے۔ اس بات سے یاد آیا کہ تقدیس الوکیل کی تصدیق تو علامہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے بھی کی ہے! کیا وہ بھی بریلوی تھے؟ خیر ہمیں پتا ہے کہ آپ اب کہیں گے کہ اکابر کے اختلاف کو چھوڑ کر ہم سب اتحاد کر لیتے ہیں۔ چلیے صاحب اگر بالفرض یہ بھی منظور کر لی جائے تو ایسا کرتے ہیں کہ ایک جلسائے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکھ لیتے ہیں اور ساتھ میں مل کر جشنِ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منا کر اتحاد کا پیغام دیتے ہیں۔ کیا ہوا؟ چہرہ لال کیوں پڑ گیا؟ میلاد پر کوئی اتحاد نہیں؟ اس میں آپ کی بھی کیا خطا،

آپ بے چارے اپنے اکابر کے قول کے مارے:

"محفلِ میلاد کہ جس میں روایاتِ صحیحہ پڑھی جائیں اور کسی قسم کی بیہودگی اور روایاتِ ممنوعہ نہ ہوں، ایسی محفلِ میلاد بھی ہر حال میں ناجائز اور ممنوع ہیں۔" (فتاوی رشیدیہ ص: ۱۳۰-۱۳۱)

اللہ اللہ! کیا ظلم ہے! سب کچھ صحیح کرنے کے باوجود ناجائز ہونے کا فتوی؟ مطلب صاف ہے کہ اگرچہ اس میں سب کچھ صحیح ہو مگر پھر بھی چوں کہ ہم کہہ رہے ہیں اس لئے یہ غلط ہے۔ یعنی شریعت کا دار و مدار اپنے قول پر رکھا ہے اور شکوہ بھی کیسا یہی صاحب خود اپنے متعلق فرماتے ہیں۔

"سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے۔" (تذکرۃ الرشید ص: ۱۷)

خیر بات چل رہی تھی اتحاد کی تو صاحب ہم بالکل تیار ہیں مگر ایک مسئلہ اور ہے وہ یہ کہ اتحاد جب ہوگا تو اسے اتحاد مسلمین کہیں گے یا کچھ اور؟ نہیں سمجھے؟ ہم سمجھاتے ہیں۔ یہ افتراق کی لڑائی صرف اکابر تک محدود نہیں ہے بلکہ آپ کی اس مخصوص جماعت کے نزدیک تو ہم مسلمان ہی نہیں ہیں بلکہ مشرک ہیں۔ چشمِ عبرت سے پڑھیں: "سہرا باندھنا شرک ہے۔ لہذا شادی میں سہرا باندھنے والا مشرک ہے۔" (بہشتی زیور حصہ اول ص: ۳۴)

بتائیے! ہم نے تو بارہا شادیوں میں لوگوں کو سہرا باندھے دیکھا سب کے سب آپ کے نزدیک مشرک، نیز جو جو باندھے گا آئندہ وہ بھی مشرک تو صاحب آپ ایسے مشرکوں سے کیسے اتحاد کر سکتے ہیں؟ اور اسے اتحاد مسلمین کہیں گے یا اتحاد مشرکین و مسلمین؟

ایک دلچسپ بات یہ بھی ہے کہ صرف سہرا باندھنے سے بندہ مشرک کیسے ہو جاتا ہے؟ کیا سہرا باندھنا خود کے خدا ہونے کا اعلان کرنا ہے؟ اچھا کیا خدا بھی کوئی سہرا بادھے ہوئے ہے آپ کے نزدیک؟ اس کا جواب آپ کے ذمہ۔

اب ہم پوری گفتگو کے اختتام کی طرف بڑھ چلے ہیں اور اہلِ اتحاد سے بس اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ اتحاد کی صرف ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ آپ اپنے اکابر کو چھوڑیں، اپنی عین اسلام کتابوں کو چھوڑیں، اپنے عقائد سے سمجھوتا کریں۔ مگر ہمیں معلوم ہے کہ امت کی خیر خواہی کے جذبے کے تحت آپ ایسا ضرور کریں گے۔۔۔

مگر کہاں صاحب، کہاں جذبہ اور کہاں امت؟ آپ کو تو صرف اپنے اکابر کے اقوال نظر آتے ہیں! خیر الحاصل یہ کہ اب آپ اس چیز کو اختیار کریں گے جو اس پورے مضمون کا عنوان تھی یعنی ''راہِ فرار''۔

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا

۷ ربیع الآخر ۱۴۴۰ھ
بمطابق ۱۵ دسنبر ۲۰۱۸
فقیر بارگاہ تاج الشریعہ
فردین احمد خان رضوی عفی عنہ

بلغ العلا بکمالہ
کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ